عورت کے لیے پردہ کیوں؟

از: فردین احمد خاں فرؔدین رضوی

(امام احمد رضا اکیڈمی، بریلی شریف)

حامدا و مصلیا و مسلما

جہاں بنا ہے زمان و مکاں کا زنّاری　　　　نہ ہے زماں نہ مکاں لا الٰہ الّا اللہ [ب]

اللہ تبارک و تعالیٰ نے بنی نوعِ انسان کو اشرفُ المخلوقات بنایا ہے۔ اس کے سر پر "وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِي آدَمَ"[۱] کا تاج زرّیں رکھا ہے اور انسان کی خلقت کو "لَقَدْ خَلَقْنَا الإِنْسَانَ فِي أَحْسَنِ تَقْوِيمٍ"[۲] کی اعلیٰ قبا سے مشرّف فرمایا ہے۔ یہ اس بے مثل و مثال خلّاقِ کائنات کا احسانِ عظیم ہے کہ اس نے انسان کو اتنی خوبیوں، قوّتوں اور توانائیوں کا مرکز و محور بنایا۔ چشم بینا اِن احسانات عظمیٰ کا مشاہدہ کر رہی ہے اور خِرَد اس بات کی قائل ہے کہ اپنے محسن اور منعم حقیقی کا ہر آن ہر لحظہ اور ہر لمحہ شکریہ ادا کیا جائے۔ تاہم اس بات سے بھی مجالِ انکار نہیں کہ اس خالق و مالک نے ہم پر بے شمار احسانات کی بارش کرنے کے ساتھ ہمیں چند امور کا مکلّف بھی کیا ہے۔ ہم پر ان نعمتوں سے لطف اندوز ہونے کے ساتھ ساتھ یہ بھی لازم ہے کہ فرائض و واجبات کی ادائگی کی شکل میں ان احکاماتِ خداوندی کا پاس و لحاظ کریں۔

اگر دنیا کے کارہائے گراں سے چند لمحات نکالنے اور روز مرہ کی دوڑ بھاگ سے کچھ وقت چرانے میں کامیاب ہوں تو ذرا غور کریں کہ یہ جتنے بھی احکامات ہیں ان کی پاسداری اور خداوندِ قدّوس کی فرماں برداری میں کس قدر حکمتیں پنہاں ہیں۔ چاہے وہ ہماری عقلِ ناپائدار میں آئیں یا نہ آئیں، مگر یہ بات یقینی ہے کہ ہر حکمِ خدا میں بندے کی دنیا اور عقبا کا عظیم مفاد ضرور موجود ہے۔

دینِ اسلام اسی خدائے رحمٰن ورحیم کا دین قویم ہے جس میں مرد و عورت دونوں کو ہی ایک عظیم مقام دیا گیا ہے۔ ایک سالم و سلیم معاشرے کی تشکیل کے لیے یہ دونوں ہی ستون کی حیثیت رکھتے ہیں، اگر ایک بھی متزلزل ہو تو پوری عمارت زیر و زبر ہو سکتی ہے؛ اسی لیے مذہبِ مہذّب اسلام نے ان دونوں کے لیے ایک ایسا معتدل اور قابل عمل نظام دیا ہے جس میں ان کے حقوق بھی محفوظ رہیں، باہمی تعلق بھی برقرار رہے اور صحیح معنی میں مساوات ہو سکے۔

مگر آج اس پر آشوب دور کے بارے میں کیا کہا جائے جب کہ انسان، فطرتِ سالمہ کا بھی دشمن بن بیٹھا ہے، خدائی احکامات پر نکتہ چینی کرنے لگا ہے اور صرف عقلِ ناپائدار کو ہی ناخدا بنا کر اپنی کشتیوں کو منجدھار میں اتار رہا ہے۔ مثال کے طور پر اس شگوفے کو ہی لے لیں، آج دنیا کے آزاد خیال اور آوارہ طبیعت لوگ یہ سوال بار بار بانگِ مرغ کی طرح روز دوہرا رہے ہیں کہ آخر "عورت کے لیے پردہ کیوں؟" آئیے ہم بعون اللہ و باذنہ اس سوال کا جواب دینے کی کوشش کرتے ہیں، تاکہ لوگ یہ جان سکیں کہ یہ حکم بالکل عین فطرت انسانی کے موافق ہے اور عورتوں کی عصمتوں کی حفاظت کا بہترین سامان ہے۔

اس بات سے بھلا کس کو انکار ہو سکتا ہے کہ عورتوں کی طرف مردوں میں اور مردوں کی طرف عورتوں میں رغبت رکھ دی گئی ہے جو کہ ایک فطری امر ہے۔ مشہور نیورو سائنس ماہرہ سٹیفنی کیسیوپّو کی تحقیق کے مطابق:

12—areas of your brain work together to release chemicals and hormones that induce the feeling of falling in love, all of which happens in just a fifth of a second, eliciting "floating on cloud nine" feelings similar to that of euphoria-inducing drugs. [byrdie.com]

ترجمہ: "(جب آپ: کوئی مرد عورت کو یا عورت مرد کو دیکھتے ہیں) تو آپ کے دماغ کے بارہ حصے ایک ساتھ کام کرتے ہیں اور وہ کیمیاوی مادہ اور ہارمونز نکالتے ہیں جس سے پیار (یا جنسی اشتعال) کا احساس ہوتا ہے، یہ سب کچھ صرف سیکنڈ کے پانچوے حصے سے بھی کم وقفے میں ہو جاتا ہے جس سے بادلوں میں اڑنے جیسا احساس پیدا ہوتا ہے، ٹھیک ویسا ہی جیسا منشیات لینے سے ہوتا ہے۔"[۳]

یعنی مرد و عورت جب ایک دوسرے کو دیکھتے ہیں تو جنسی اشتعال کا پیدا ہونا لازمی ہے، مگر مزید تحقیق سے یہ پتا چلا ہے کہ یہ اشتعال مردوں میں جلد بلکہ عورت سے کہیں زیادہ تیزی سے اثر انداز ہوتا ہے۔ سائنس داں کہتے ہیں کہ جب کسی عورت کو کوئی مرد دیکھتا ہے اور اتنے وقفے تک کہ اس کے جنسی احساسات متحرک ہو جائیں تو اس کی ڈھڑکنیں تیز ہو جاتی ہیں، ہونٹھ سوکھنے لگتے ہیں اور وہی احساس بدن میں ہونے لگتا ہے جو منشیات کے استعمال پر ہوتا ہے۔ اور اس پورے فتنے کا اوّل دروازہ ہے آنکھ۔ دیکھنے ہی سے انسانوں، خاص کر کہ مردوں میں جنسی احساسات متحرک ہوتے ہیں، یہ میرے اکیلے کا ماننا نہیں، دا- گارڈئن کے ایک آرٹکل کے مطابق:

One thing that could be said to support the notion that men are vulnerable to being sexually aroused by appearance is evidence that suggests male arousal is far more visual in nature than female arousal. [theguardian.com]

ترجمہ: "ایک بات جو اس تصور کے ثبوت میں کہی جا سکتی ہے کہ مرد، فحش قسم کے پہناوے سے جنسی طور پر متحرک ہونے کے تئیں حساس ہیں، وہ یہ ہے کہ مردوں میں یہ فطری حساسیت عورتوں کے مقابلے زیادہ 'دیکھنے' سے تعلق رکھتی ہے"[۴]۔

اگر مندرجہ بالا گفتگو کو دو نکات میں جمع کریں تو وہ کچھ یوں ہوگا کہ، مردوں میں جنسی اشتعال کے دو ہی سبب ہیں، عورت کے جسم کا نظر آنا اور مرد کا اس کی طرف نگاہ کرنا۔ یہی دو اسباب ہیں جن کے سبب دنیا بھر میں تمام جنسی محاذ پر جرائم سرانجام دیے جا رہے ہیں۔ اب فقط ضرورت اس بات کی ہے کہ کسی طرح عورت اپنے جسم کو چھپا لے اور مرد اس کی طرف نگاہ نہ کرے، مگر سوچنے کا مقام ہے کہ کیا دنیا میں کوئی نظام ایسا بھی موجود ہے؟ کیا کوئی مذہب ایسا ہے جس نے اس طرح کا کوئی حکم دیا ہو؟ ملحدین تو کہتے ہیں کہ مذہب بے وقوف لوگوں کا شغل ہے، مگر کیا کوئی ایسا بھی مذہب ہے جس نے نیورو سائنس کے اس باریک اور پیچیدہ قاعدے کو حیات نو بخشی ہو؟ کیا فطرت انسانی سے اس قدر ہم آہنگ اور شناسا بھی کوئی دین ہے کیا؟ آنکھیں سراپا تجسس ہو کر عالم دنیا کا سفر کرتی ہیں، ہر گلی ہر محل، ہر کوچے پہ نظر کرتی ہیں، ان کے

سامنے دنیا کے تمام مذاہب ہیں، مگر یہ کیا سرگزشت ہے! کہ نگاہ جاکر فقط محسنِ کائنات، فخرِ موجودات، سیّاحِ لامکاں، نازشِ ہردوجہاں، سیدِ مرسلاں جنابِ محمد الرسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے دین اسلام پر ہی رک جاتی ہیں۔

تیری نگاہِ ناز سے دونوں مراد پاگیے   عقل غیاب وجستجو، عشق حضور واضطراب[ت]

جی ہاں! واللہ العظیم! یہ مذہبِ اسلام ہی ہے جہاں یہ باریکی، یہ حکمتیں، یہ رعنائیاں جلوہ فگن ہیں۔ اور کیوں نہ ہوں! یہ اس کِردگارِ عالم کا دین ہے کہ جس نے اس پوری دنیا کو بنایا ہے، اس کا دین ہی حق ہے اور یہی مذہب اس لائق ہے کہ اس کی پیروی کی جاے۔ یقین نہیں آتا تو خود پڑھیے؛ قرآن مجید میں خود رب تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے:

قُلْ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ یَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَ یَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ ذٰلِكَ اَزْكٰى لَهُمْ اِنَّ اللّٰهَ خَبِیْرٌۢ بِمَا یَصْنَعُوْنَ (۔)

ترجمہ: "مسلمان مردوں کو حکم دو اپنی نگاہیں کچھ نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں یہ اُن کے لیے بہت ستھرا ہے بے شک اللہ کو اُن کے کاموں کی خبر ہے۔"[۵]

اور فرمایا گیا:

وَ قُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ یَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَ یَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ وَ لَا یُبْدِیْنَ زِیْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَ لْیَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى جُیُوْبِهِنَّ۪ وَ لَا یُبْدِیْنَ زِیْنَتَهُنَّ(۔)

ترجمہ: "اور مسلمان عورتوں کو حکم دو اپنی نگاہیں کچھ نیچی رکھیں اور اپنی پارسائی کی حفاظت کریں اور اپنا بناؤ نہ دکھائیں مگر جتنا خود ہی ظاہر ہے اور دوپٹے اپنے گریبانوں پر ڈالے رہیں اور اپنا سنگھار ظاہر نہ کریں۔"[۶]

اللہ اکبر کبیرا! قربان جائیے دینِ متین اسلام پر کہ جو کچھ ہم عورتوں کی عصمتوں کی حفاظت کے سامان اور مردوں کی پاکبازی کے اسباب ڈھونڈ رہے تھے، وہ سارے کے سارے توان دو آیات میں مل گیے! میں دنیا کے انصاف پسند قارئین سے التماس کروں گا، کہ خود فیصلہ فرمائیں، اگر مرد غیر عورتوں کو دیکھے گا نہیں اور عورت بھی باپردہ ہوگی تو کیا کبھی فریقین میں

سے کسی کے بھی جنسی احساسات مشتعل ہوں گے ؟ کیا کسی کا نفس اسے جنسی بے رہروی پر اتر آنے پر مجبور کرے گا؟ کیا کوئی انسان کسی کی ماں، بہن کی عزت پامال کرے گا؟ نہیں ہرگز نہیں !

گزشتہ تمام گفتگو سے پتا یہ چلا کہ یہ جو پردے کا حکم دیا گیا ہے اسلام میں، یہ در اصل عورت کی عِفّت و عِصمت کی حفاظت اور مرد کے تقویٰ و باطنی طہارت کے تحفّظ کے لیے دیا گیا ہے۔ پردہ کسی بھی طرح کسی عورت کی ترقی میں مانع نہیں، بلکہ یہ تو عورت کو وہ حفاظتی سامان مہیا کراتا ہے جس سے وہ معاشرے میں بلا خوف و خطر، چین و سکون سے رہ سکتی ہے اور ترقی پا سکتی ہے۔

مقامِ اصلاح میں یہ بات کہنا بے جا نہ ہو گا کہ جس بھی انسان کو اپنی سلیم و سالم طبیعت کو مجروح ہونے سے بچانا ہے اسے چاہیے کہ مذہبِ اسلام کا دامن تھام لے کیوں کہ یہی وہ دین ہے جو انسانوں کی فطرت سے ہم آہنگ ہے اور ان کی تمام تر ضروریات کا محافظ و امین ہے۔ راقم نے ماضی میں کبھی ایک نظم کہی تھی عورت کے عنوان سے جس کا آخری شعر کچھ یوں تھا:

زندگی کی ہر ضرورت کا محافظ ہے یہ دیں　　　دنیا و عقبا میں تیری جاں کا حافظ ہے یہ دیں[ج]

اسی پر اپنی بات ختم کرنا چاہوں گا، اللہ تبارک و تعالیٰ ہمیں علم و عمل کی دولت عطا فرمائے۔

آمین یا رب العلمین بجاہ حبیبک سید المرسلین علیہ و آلہ افضل الصلوات و اکرم التسلیم



مصادر و مراجع

[۱]۔قرآن مجید؛سورہ اسراء؛آیت ۷۰۔

[۲]۔قرآن مجید؛سورہ التین؛آیت ۴۔

[۳]۔سٹیفنی کیسیوپو،مقالہ بنام:

Stephanie Cacioppo Neuroimaging of Love: fMRI Meta-Analysis Evidence Toward New Perspectives in Sexual Medicine.

[۴]۔داگارڈیئن؛مقالہ،رابطہ لنک:

https://www.theguardian.com/science/brain-flapping/2018/jan/25/how-provocative-clothes-affect-the-brain-and-why-its-no-excuse-for-assault

[۵]۔قرآن مجید؛سورہ نور؛آیت ۳۰۔

[۶]۔قرآن مجید؛سورہ نور؛آیت ۳۱۔

اشعار

[ب]۔محمد اقبال؛ڈاکٹر؛ضربِ کلیم؛اسلام اور مسلمان؛"لا الہ الّا اللہ"۔

[ت]۔محمد اقبال؛ڈاکٹر؛بالِ جبریل؛ذوق و شوق۔

[ج]۔فردین احمد خاں فردین رضوی؛نظم عورت۔